45564 ـ كيا دو ماہ كا حمل ساقط ہونے پرآنےوالا خون نفاس ہوگا ؟

سوال

ميں حاملہ تھى اوردو ماہ بعد حمل ساقط ہوگياالھذاميں نے ايک محترمہ سے اس كے بارہ ميں شرعى حكم پوچھا كہ آيا ميں رمضان كےروزے ركھ سكتى اورنماز ادا كرسكتى ہوں ، تواس كا جواب تھا جى ہاں آپ روزے ركھيں اورنماز بھى ادا كريں ، اس ليے كہ ابھى بچے ميں روح نہيں پھونكى گئي تھى ، لھذا اسے استحاضہ ہى شمار كيا جائے گا ، لھذا بالفعل ميں نے روزے بھى ركھے اورنمازيں بھى ادا كيں ۔
ليكن مجھے ايک اور ڈاكٹر نے بتايا كہ آپ كو روزوں كى قضاء كرنا ہوگي ، اب آپ بتائيں كہ صحيح حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سائلہ بہن آپ نے اس مسئلہ ميں جودو قول سنے ہيں اس كى وجہ اس مسئلہ ميں اختلاف ہے ، اس ليے اس ميں اہل علم كا صحيح قول يہى ہے كہ جب عورت متخلق يعنى وہ بچہ جس كى تخليق واضح ہوچكي ہو كا حمل ساقط كرے تو وہ نماز روزہ چھوڑے گي اوراسے نفاس كا خون شمار كيا جائے گا ۔

ليكن اگر وہ متخلق يعنى بچے كى شكل وصورت واضح نہ ہوئي ہو اوريہ حمل ساقط ہوجائے تو اسے نفاس شمار نہيں كيا جائے گابلكہ يہ خون فاسد ہوگا اورعورت نماز روزہ كى ادائيگي كرے گي ، كم از كم مدت جس ميں بچے كى تخليق اورشكل وصورت واضح ہوتى ہے وہ اكياسى (81) يوم ہيں ۔

اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوى كميٹى) كے علماء كرام كہتےہيں :

جب بچے كى تخليق ہوچكى ہواور اس كے اعضاء ہاتھ پاؤں اورسر وغيرہ واضح ہوچكے ہوں ، تواس حالت ميں خون آتا رہے توچاليس يوم تک خون آنے كى حالت ميں خاوند كے ليے بيوى سے جماع كرنا حرام ہے ، ليكن اگر چاليس يوم سے قبل ہى خون بند ہوجائے توبيوى كے غسل كے بعد اس سےجماع كرنا جائز ہے ۔

ليكن اگر بچے كے اعضاء ظاہر نہ ہوئے ہوں اوراس كى تخليق واضح نہيں ہوئي تواس حالت ميں حمل ساقط ہونے خاوند اپنى بيوى سے جماع كرسكتا ہے چاہے خون آتا بھى ہو كيونكہ يہ خون نفاس كا خون شمار نہيں ہوگا ، بلكہ يہ خون فاسد ہے اس حالت ميں وہ نماز بھى ادا كرے گي اورروزے بھى ركھے گى ۔

ديكھيں : فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (5 / 422) ۔

اورشيخ عبدالعزيز بن باز رحمہ اللہ تعالی كا كہنا ہے :

جب عورت ايسا حمل ساقط كرے جس ميں انسان كى تخليق واضح ہوچكى ہو اورسر پاؤں اورہاتھ وغيرہ واضح ہوچكے ہوں تواسے نفاس والى شمار كيا جائے گا ، اوراس كے احكام بھى نفاس والى عورت كے ہوں گے نہ تو وہ نمازادا كرے گي اورنہ ہى روزہ ركھے گي ، اورنہ ہى اپنے خاوند سے جماع كے ليے حلال ہے ليكن جب چاليس يوم مكمل ہوجائيں يا پھر اس سے قبل ہى پاك ہوجائے تواس پر غسل كركے نماز ادا كرنى اورروزہ ركھنا واجب ہوگا ، اوراپنے خاوند كے ليے بھى حلال ہوجائے گى ۔۔۔

ليكن جب عورت كا ساقط كردہ صرف ايك گوشت كا لوتھڑا ہوجس ميں شكل وصورت واضح نہ ہوئي ہو يا پھر جما ہوا خون ہو تواس صورت ميں حمل ساقط ہونے كے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اسے نفاس كا حكم نہيں ديا جائے گا اورنہ ہى وہ حيض كے حكم ميں ہوگا ۔

لھذا وہ عورت نمازبھى ادا كرے گي اورروزے بھى ركھے گى ، اوراپنے خاوند كے جماع كے ليے بھى حلال ہوگي ۔۔۔ اس ليے كہ وہ اہل علم كے ہاں استحاضہ كے حكم ميں ہے ۔

ديكھيں : فتاوى الاسلامية (1 / 243) ۔

اورشيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

اہل علم كا كہنا ہے : اگرتوانسان كى شكل وصورت واضح ہوچكى ہو تواس حالت ميں ساقط ہونے كے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہوگا ، جس ميں عورت نہ تو نمازادا كرے گي اورنہ ہى روزہ ركھے گى ، اورخاوند بھى پاك صاف ہونے تك اس سے اجتناب كرے گا ۔

ليكن اگر ساقط ہونے ميں تخليق واضح نہ ہو تو اس حالت ميں آنے والا خون نفاس شمار نہيں ہوگا بلكہ وہ خون فاسد ہے جس كى بنا پر نماز روزہ ترك نہيں كرے گى اورنہ ہى كچھ اور ۔

اہل علم كا كہنا ہے : بچے كى شكل وصورت واضح ہونے كى كم از كم مدت اكياسى (81) يوم ہيں ۔۔۔۔

ديكھيں : فتاوى المراۃ المسلمۃ (1 / 304 – 305)

واللہ اعلم .